© rasailojaraid.com

خاتمہ مقدمات مبحث اثبات نبوت

اعتراض ہو سکتا ہے۔

(۲) اسی جواب مین معترض کے اعتراض دوم (کہ اگر یہہ صفات فطری ہین تو نبوت و ہدائیت عبث ہے) کا جواب بہی ادا ہوا۔ اسمین بیان ہو چکا ہے کہ ان صفات کے فطری ہونیکے یہہ معنے نہین کہ ان صفات و افعال کے وجود کیلئے صرف فطرت انسانی بلا اسباب خارجی کافی ہے۔ اور سابقاً بصفحہ (۳۵) بیان ہو چکا ہے کہ ملکیۃ و بہیمۃ کے لوگون کی فطرت مین داخل ہونیسے لازم نہین آتا کہ لوگ ان صفات کے مناسب کام کرنے مین مجبور رہین اور بصفحہ (۴۵) بیان ہوا ہے کہ اصول سعادت کا حصول و زوال و نقصان و کمال اسباب و وسائل سے ہو سکتا ہے۔ اور یہہ امر بہی عین مقتضائے فطرت ہے۔ اس بات سے معترض کا اعتراض دوم باطل ہوتا ہے۔ اور ثابت ہوتا ہے کہ لوگون کو اپنی فطرت کے مقتضا پر چلنا یا نہ چلنا اسباب خارجی سے تعلق رکہتا ہے جسکے سبب انکی فطری بہیمیت کا تابع روحانیت ہوجانا اور فطری روحانیت کا تابع بہیمیت ہوجانا ممکن ہے اس نظر سے انکو روحانیت کے تابع ہونیکے لئے ہدائیت و تعلیم کی ضرورت ہے۔

(۳) اسمین اسکے اخیر اعتراض کا جواب بہی آگیا جسکا حاصل یہہ ہے کہ دعوت و تعلیمات انبیاء فطرت انسانی کے موافق ہین اور وہ فطرت تعلیم کی خود مقتضی ہے۔ فطرت کوئی امر ایسا مشخص جسمین اسباب خارجی کا اثر ممکن نہین بلکہ وہ محض قابلیت و صلاحیت کا نام ہے جسمین تعلیم و ہدایت اثر کر سکتی ہے ان آخر دونون اعتراض کو مسئلہ تقدیر سے بہی پورا تعلق ہے اسلئے انکا پورا فیصلہ بحث تقدیر مین ہوگا۔ جسکا بیان بعد اثبات نبوت تعلیمات نبوت کی تفصیل مین آویگا انشاء اللہ تعالےٰ۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس بحث سے مضمون تشریح دوم کا بلا غبار و بلا مزاحمت صحیح ہونا ثابت ہوا۔ اور معلوم ہوا کہ واقع اور نفس الامر میں بعض اشیاء و افعال ایسے ہیں جنکو باقتضاء فطرت انسانی انسان کی طبیعت یا روحانیت کے لئے مفید اور نیک کہا جا سکتا ہے۔ اور بعض اشیاء و افعال ایسے ہیں جنکو بحکم فطرت انسانی مضر و مفید کہا جا سکتا ہے

سوم تشریح اس امر کی کہ انسان بزبان فطرت نیک کام کرنے اور بد نکرنے سے مامور ہونا چاہتا ہے

تشریح اول میں بخوبی ثابت ہو چکا ہے کہ انسان بہیمی و روحانی صفات کا محل ہے اور ان دونوں قسم کے مناسب اپنی قوت عقلیہ و عملیہ سے کام لینے کا مادہ اسمیں موجود ہے۔ اسکی سعادت مقتضائے انسانیت بلکہ مناط انسانیت یہی ہے کہ وہ بہیمیت کو انسانیت کے تابع کرے اور دونوں قوتوں سے روحانیت کے مناسب کام لے اور جو کام بہیمیت کے مناسب ہے اسمیں بھی روحانیت کی رعایت ہاتھ سے نہ دے۔ اور تشریح دوم میں ثابت ہو چکا ہے کہ روحانیت کے مناسب افعال انسان کیلئے بحکم فطرت انسانی مفید و نیک ہیں۔ اور اسکے مخالف افعال مضر و بد ہیں۔ ان دونوں تشریحوں سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ انسان بزبان فطرت سائل و خواستگار ہے کہ وہ نیک کام کرنے و بد نکرنے سے مامور کیا جاوے۔ غذا مناسب کہانے و شکر نعمت ادا کرنیکا اسکو حکم دیا جاوے اور زہر کہانے اور ناشکری کرنے سے روکا جاوے۔ جیسے گوشت خور پرندہ اور درندہ بلسان فطرت سوال کرتا ہے کہ مجھے گوشت کہانے کا حکم دیا جاوے اور گھاس کھانے سے روکا جاوے۔ اور چوپایہ جانور بزبان فطرت سائل ہے کہ مجھے گھاس کہانیکا حکم دیا جاوے اور گوشت کہانے سے ممانعت ہو جاوے۔ اور چھری سوال کرتی ہے کہ مجھے کسی چیز کے کاٹنے کا حکم ہو اور سوئی کہتی ہے کہ مجھے کپڑا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سینے کا ارشاد ہو۔ علےٰ ہذا القیاس۔

انسان اور اُن چیزوں کے سوال مین فرق یہہ ہے کہ یہہ چیزین اپنی فطرت سے ملوفق محض طبعاً واضطراراً افعال کرنیکا سوال کرتی ہین اور حضرت انسان بعض افعال کو طبعاً بغیر کو اختیار اکرنے کا خواستگار ہے جس اختیار کے ساتھہ اُسکی اقتضار وصلاحیت فطرت کا بھی دخل ہے۔ اور نیز ان چیزون کو اس سوال کے جواب مین طبعی الہام سے حکم وارشاد ہوتا ہے۔ اسی نظر سے اس حکم کو صرف حکم طبعی یا الہام جبلی کہا جاتا ہے۔

اور انسان کو اس سوال کے جواب مین عقل و فکر و کسب و نظر و تعلیم و تعلم (ظاہری اسباب) سے ہو خواہ غیبی القار سے (جسکو دوسرے محاورہ مین وحی الہام سے تعبیر کیا جاتا ہے) کے ذریعہ سے وہ حکم صادر ہوتا ہے جیسا کہ اسکو بعض امور طبعی مین (جو صرف طبعیت سے سرزد ہوتے ہین اور وہ اور حیوانات مین بھی پائے جاتے ہین) بواسطہ الہام طبعی اس حکم کا صدور ہوتا ہے۔

ان تشریحات ثلثہ سے مضمون مقدمہ سابعہ (جو نمبر ۲ جلد ۴ مین بیان ہوا ہے) ثابت ہوا۔ اور معلوم ہوا کہ انسان اپنی فطرت و زبان حال سے اپنے خالق و قیوم کی جناب مین استدعا کررہا ہے کہ وہ نیک و بد کام کرنے و نہ کرنے سے مامور و منہی طلب کیا جاوے اور وہ نیک و بد کی عمل و تمیز مین مہمل و بیکار و ہر کام مین بہائیم و حیوانات کی طرح خود مختار نہ چھوڑا جاوے۔

مقدمہ ثامنہ مبدء فیاض مین بخل نہین ہے۔

تشریح

خداوند خالق و قیوم عالم کی ذات بابرکات (جو مبدء فیض جملہ کائنات ہے) مین یہہ بخل نہین ہے کہ جس کام کے لائق موجودات عالم کو آپنے بنایا ہے وہ کام انسے نہ لے اور اس کام کے وسائل و اسباب انکے لئے پیدا نکرے۔ بلکہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہر چیز کو جس کام کے لائق کیا ہے اس سے اُسنے وہ کام لیا ہے اور اس کام کے اسباب و وسائل کو بہم پہنچا دیا ہے اور یہہ امر اُسکے خالق و مدبر و قیوم ہونیکے لوازمات سے ہے اسمین مخلوق کا کوئی ذاتی استحقاق و دعوٰی خدائی تعالےٰ پر نہین ہے۔

تمثیلات

خدائے تعالےٰ جب بچہ کو دودہ پینے کے لایق کرتا ہے تو اُسکو دودہ دیتا ہے۔اور اُس سے دودہ چوسنے کا کام لیتا ہے۔اور جب دانت عطا فرماتا ہے جو کاٹنے اور چبانیکے لائق مین تو روٹی کھانے اور کھانے کا ارشاد کرتا ہے۔ اور اُسکے وسائل و اسباب بہم پہونچاتا ہے۔

(۲) مچھلی کو پانی مین پیرنے کے لایق کیا ہے تو پانی کو اُسکے رہنے کا محل بنا دیا ہے اور اس سے تیرنے کا کام لیا ہے۔

(۳) پرندہ جانوروں کو اُڑنے کے لائق پیدا کیا ہے تو جو فلک کو انکے پرواز کا محل بنا دیا ہے اور اُڑنے کے لیے پر دیدیے ہین۔

اسی قسم کی صدہا مثالین ہین جو موجودات عالم اور انکے حالات و صفات مین نظر کرنیسے کس و ناکس کی سمجھہ مین آسکتی ہین۔

بعض چیزون سے بعض اوقات ایک کام (جو اکثر اوقات و احوال مین اُسکے لائق و مناسب معلوم ہوتا ہے) نہ لینا اور اسکے وسائل و اسباب کو توڑ دینا بلکہ اسباب و وسائل مخالفہ کا بہم پہونچا دینا (جیسے ایک مچھلی کو پانی سے ساحل بحر پر ڈال دینا یا صیاد کے جال مین پھنسا دینا اور کسی آنکھہ کو (جو دیکھنے کے لائق ہے) داخلی یا خارجی اسباب سے نابینا کر دینا وعلےٰ ہذا القیاس) اس عام قانون کو نہین توڑتا۔ کسی چیز مین ایک خاص فعل اور اسکے اسباب کا نہ پایا جانا دوسرے فعل اور اسکے اسباب کی تاثیر و مزاحمت سے ہوتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس چیز مین مختلف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

افعال کی صلاحیت ولیاقت پائی جاتی ہے جنکے اسباب بھی مختلف ہین۔ اس سے اِس قانون کی اور بھی تائید وتصدیق ہوتی ہے کہ اس چیز سے کوئی نہ کوئی کام لینا ضروریات سے ہے اسکو محض مہمل وبیکار چھوڑنا حکمت خداوندی کے مخالف ہے اسی مچھلی کو۔ (جسکے لئے پانی مین تیرنا اور پانی مین رہنا مناسب سمجھا گیا تھا) دیکھو تو اسکا ایک کام یہہ بھی ہے کہ وہ شکار کی جاوے اور کہانے مین آوے اور اس کام کے اسباب و وسائل یہی ہین کہ وہ دریا کے کنارہ پر آپڑے یا جال مین آپھنسے نہ یہہ کہ وہ دریا مین تیرتی رہے پس اس مچھلی کا کسی وقت دریا مین نرہنا اور نہ تیرنا اس قانون کو کہان توڑتا ہے۔

الحاصل جن کامون کے لئے کوئی چیز پیدا ہوتی ہے اُن کامون سے بحسب مقتضیات اوقات واسباب کوئی نہ کوئی کام اس چیز سے لینا اور اس کام کے اسباب و وسائل کو اس کام کے لئے متوجہ وموجود کردینا لوازم ربوبیت وقیومیت خداوندی سے ہے جس سے رکنا بخل کہلاتا ہے جو اُس فیاض کے شان سے بعید ہے۔

مقدمہ تاسعہ روح کو جسم پر شرف فضیلت ہے بنا علیہ روح کی تربیت ورعایت جسم کی تربیت ورعایت سے زیادہ تر مقتضائے ربوبیت وقیومیت خداوندی ہے پس جن صفات وکمالات کی لائق خدا نے روح کو بنایا ہے ان صفات وکمالات کے مناسب روح سے کام لینا اور اُسکے اسباب و وسائل بہم پہونچانا اور اس امر سے بخل نکرنا (چنانچہ مقدمہ ثامنہ مین ثابت ہوچکا ہے) زیادہ تر لوازم ربوبیت وقیومیت خدا ہی سے ہے اور یہہ کہنا یا یہہ خیال کرنا کہ خدا نے جسم وجسمانیات کے مناسب تو اُنسے کام لیا ہے اور سامان بہم پہونچا دیا ہے پر روح کے مناسب روح سے کام لینے اور اُسکے سامان بہم پہونچا دینے سے بخل کیا ہے۔ اور روح کو اُسکے صفات وکمالات سے بیکار ومہمل چھوڑ دیا ہے پرلے سرے کی جرات وگستاخی ہے وجناب باری مین بدگمانی ہے کیا یہہ کہنا تعجب وجرات کی بات نہین ہے کہ خدا تعالے نے گدھے کو گہاس کہانا اور لید کرنا سکہا دیا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور روحانی مخلوق کو اپنے ہمجنسوں سے خوش خلقی اور اپنے خالق کی جناب مین فروتنی سے پیش آنا نہین سکہایا امر اول مین فیض مبذول فرمایا ہے امر دوم مین بخل کیا ہی یہ بات بجز ایسے لا یعقل کے جو گدہے کو انسان سے افضل جانے۔ اور خوش خلقی و فروتنی کو لید کرنیسے بہتر سمجھے کون تجویز کرسکتا ہے؟

مقدمہ عاشرہ۔ منجملہ اسباب و وسائل علم جیسا کہ حواس خمسہ اور بوسطہ انکے مشاہدہ ہے ویسے ہی خبر صادق کی خبر، و عقل بھی ہے (اسکی شرط و تفصیل سے جسکا بیان اثناء سنہ نمبر ۷ جلد ۲ مین گذرا)

مخبر صادق کی خبر سے ایسی خبر مراد ہے جسکا جہوٹ ہونا بحکم عادت یا بشہادت عقل محال ہو۔ جیسے ہزارون اشخاص کا کسی شہر یا شخص کے وجود سے خبر دینا۔ یا کسی ایسے شخص کا جسکی صداقت مشاہدہ و تجربہ سے ثابت ہوا ور اس سے صدور کذب بحکم عقل یا عادت محال ہو کسی چیز کے وجود سے خبر دینا

فرض کرو ایک شخص ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے (ہوش سنبہالتے ہی ایسا سچ بولنے لگا کہ سچ منجملہ اُسکے طبعی (یا فطری) صفات کے ہوگیا۔ ابتدا سے اخیر عمر تک اُسنے ایک جہوٹ نہ بولا باوجودیکہ اسکو جہوٹ بولنے کا کام بہت پڑا پہر بہی وہ جہوٹ پر طبیعت سے قدرت نہ پاسکا اور زبان نہ ہلاسکا ایسے شخص کی خبر کو بحکم تجربہ و مشاہدہ و دلالت عقل کے ضرور ایک چیز کے علم کا موجب و سبب مانا جاویگا۔

مقدمات مبحث اثبات نبوت تمام ہوئے۔ آئندہ ہم تقریر اثبات نبوت تحریر کرنا چاہتے ہین۔ مگر قبل تحریر اس تقریر کے ایک امر نہایت ضروری کرنا چاہتے ہین جسکا مضمون یہ ہے کہ موافق و مخالف جو چاہے منظر ہدایت صواب یا بقصد رد و جواب شروع تحریر سے پہلے ان ان مقدمات پر نکتہ چینی کرلے۔ تقریر اثبات نبوت شروع ہونیکے بعد ان مقدمات مین کلام نکرے

© rasailojaraid.com